بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ط

شاہ نامۂ مودّت

جلد اوّل

سیّد محمّد رضا

ناشرین

ادارۂ تحقیق و اشاعت علومِ آلِ محمدؐ

پوسٹ بکس ۲۲۔۱۱ کراچی ۲۵

کمرہ ۴/۷ تیسری منزل نیا حصّہ کوچین والا مارکیٹ۔ کراچی ۲ فون ۲۳۵۳۷۹

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاہ نامۂ مودّت

جلد اوّل

سیّد محمد رضا

ادارۂ تحقیق و اشاعت علوم آلِ محمدؐ

پوسٹ بکس "۱۱۰۲۲" کراچی ۲۵

کمرہ ۴ تیسری منزل نیا حصّہ کوچین والا مارکیٹ کراچی ۲

فون: ۲۳۵۳۷۹

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

شعبان المعظم ۔ ۱۴۱۱ھ

کراچی

بار اوّل

قیمت تیس ۳۰ روپیے

کتابت : غلام غوث گیلانی

افریشیا پرنٹنگ پریس

Presented by www.ziaraat.com

انتساب

اُن مومنین کرام کے نام جو صاحب العصر علیہ السلام
کے ظہور پر آپ کی نُصرت کریں گے۔

میرا سلام ہو آپ پر اے مولیٰ علیہ السّلام کے انصار
خدا آپ کی نصرت کرے اور آپکو فتح عنایت فرمائے

احقر العباد
سیّد محمد رضا رضوی

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

تعارف

محبت کرنا انسان کی فطرت ہے ۔ اس کا اظہار وہ پیدا ہونے کے فوراً بعد ہی شروع کر دیتا ہے اس عمل میں خون کے اثرات کو کس حد تک دخل ہے یہ میں نہیں کہہ سکتا ۔ مثلاً اولاد سے ماں باپ کی محبت یا اس کا پلٹ ، اسی طرح بہن بھائیوں کی محبت ۔ کہا جاتا ہے کہ بہت سے واقعات ایسے ہوئے کہ عقلاً ایک دوسرے کو شناخت نہ کر سکنے کے باوجود بھی اس جوشِ محبت کی وجہ سے پہچان لیا جو ایک دوسرے کو دیکھنے سے پیدا ہوا ۔ گویا خون کے اثرات جذباتِ محبت میں موجود تھے ۔ بہرنوع یہ مصدقہ ہو یا نہ ہو ، یہ ضرور مصدقہ ہے کہ عام طور پر وہ لوگ جو ایک ساتھ رہتے ہیں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ۔ ہر دو آدمیوں کے درمیان ان جذبات کی شدت میں تو کمی اور زیادتی ہو سکتی ہے لیکن ایسا ممکن نہیں کہ ساتھ رہنے والوں میں محبت بالکل

Presented by www.ziaraat.com

ہی نہ ہو۔

کچھ لوگ ایک ساتھ رہنے والوں کے درمیان نفرت اور نفرت کی وجہ سے تشدد یعنی قتل وغیرہ کو بطور مثال پیش کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ محبت بنیادی خصلت نہیں۔ یہ غلط ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مختلف حالات میں انسان کے ردِ عمل اور دوسری جبلی خصوصیات کو انھوں نے گڈمڈ کر دیا ہے۔

اگر انسان کے اندر محبت بنیادی جذبہ نہ ہوتا تو انسانی معاشرت کا قیام ممکن نہ ہوتا اور مختلف امتحانات اور دباؤ کا مقابلہ ایک دوسرے کی مدد کے ذریعہ کرنے کی صلاحیت اُس کے اندر پیدا نہ ہوتی۔ اور معاشرہ قائم نہ ہوسکتا اور اُس کی نسل پرورش نہ پاسکتی بلکہ ختم ہوجاتی۔

آدمی جس چیز کو پسند کرتا ہے اُس سے محبت کرتا ہے اور اُس کی حفاظت کرتا ہے اور پسند کن چیزوں کو کرتا ہے یہ اُس کی ضرورت اور عقل دونوں پر منحصر ہے۔ ایک حد تک تو معیارِ پسندیدگی یہی رہتا ہے کہ جس چیز سے اُس کی کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو وہ چیز اُس کے نزدیک پسندیدہ ہوگی لیکن عقل کی پختگی اور ترقی کے

Presented by www.ziaraat.com

ساتھ اُس کے اندر امتیاز کی قوت پروان چڑھتی رہتی ہے۔ سرسری انداز میں پرکھنے سے اُسے ایک چیز اچھی معلوم ہوتی ہے یا کارآمد نظر آتی ہے مگر گہری نظر سے دیکھنے کے بعد وہ اِس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ وہ اُس کے لئے نقصان دہ ہے۔ چنانچہ عادتاً کسی چیز کی طرف سطحی نظر سے دیکھنے کے بعد جو جذبات اُس کے اندر پیدا ہوئے تھے وہ جبر کر کے اُنھیں مسترد کر دیتا ہے اور دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ اگر انسان ایسا نہیں کر سکتا یا نہیں کرتا تو وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ دماغی خلل میں مبتلا ہے یعنی صرف جذبات سے کام لے رہا ہے لیکن عقل کو استعمال نہیں کر رہا ہے۔

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گُل
کہتے ہیں جس کو عشق، خلل ہے دماغ کا

(غالبؔ)

چنانچہ ہم جو گفتگو کریں گے وہ عقلانی محبت کے بارے میں ہوگی۔

ہم یہ جانتے ہیں کہ ہمارا علم مکمل نہیں۔ ہم اپنی پوری کوشش

Presented by www.ziaraat.com

کے باوجود کسی چیز کی حقیقت تک نہیں پہنچ پاتے۔ چنانچہ جس امر کی حقیقت ہم پر واضح نہ ہو اس کے بارے میں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے مفید ہے یا مُضر؟

ہم اپنے آپ کو محتاج پاتے ہیں کسی ایسے ذریعۂ علم کا جس کی صداقت اور کمال کو آزما لیا گیا ہو اور جس کا دعویٰ اپنی صحت کے بارے میں درست ثابت ہوا ہو۔ زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ ہم آسمانی مذاہب کی صداقت کو نکھرتا ہوا دیکھتے رہے ہیں۔ ان مذاہب کا کوئی دعویٰ بعد میں آنے والے مذاہب نے غلط قرار نہیں دیا بلکہ اس کی تصدیق کی اور ذریعۂ علم بھی ان مذاہب میں مشترک ہی نظر آیا قطع نظر اس سے کہ کسی مذہب کے مقلدین کا طرز عمل کیسا ہے اور اپنے عمل کو درست قرار دینے کے لئے وہ اپنی مذہبی تعلیمات میں کس طرح گنجائش پیدا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ بنیادی طور پر ہم اس کے قائل ہو گئے کہ یہ ذریعۂ علم قابل اعتماد ہے۔ اور ہم نے سب سے بعد میں آنے والے مذہب کو قبول کر لیا۔

Presented by www.ziaraat.com

قرآن سب سے بعد میں آنے والی قانونِ فطرت کی مکمل کتاب ہے جو مذہب اسلام کے پاس ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن نے محبت کو متعدد طریقوں سے اہمیت دی ہے۔ کہاں محبت کی جائے اور کہاں نہ کی جائے یہ بھی بتایا۔ اور یہ بھی بتایا کہ جو چیز تمہیں اچھی لگتی ہو ضروری نہیں کہ حقیقت میں بھی وہ اچھی ہو اور جو چیز تمہیں بُری لگتی ہو وہ حقیقتاً بری نہ ہو۔ گویا انسانیت کے مفاد کو محبت کی بنیاد بنایا اور اس قول کو غلط قرار دیا کہ "محبت کی نہیں جاتی، ہو جاتی ہے"

بلکہ سچ تو یہ ہے کہ محبت وہی پائیدار ہو گی جو سوچ سمجھ کر کی جاتی ہے۔ جہاں تک اُس محبت کا تعلق ہے جو ہو جاتی ہے وہ ایک خاص ذہنی کیفیت ہے جو عام طور پر جوانی میں لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ کیونکہ عمر کا وہ حصّہ سطحی خوبصورتی کا جائزہ لینے اور اُس سے متاثر ہو کر اپنے تصوّرات کی وادیوں میں کھو جانے کی بڑی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور اکثر لوگ دماغی خلل کی اس کیفیت سے گذرتے ہیں۔ اِس کیفیت سے گذرنے والے خود

Presented by www.ziaraat.com

بھی ایک عرصہ گذرنے کے بعد اس کی ناپائیداری کو محسوس کرنے لگتے ہیں۔

قرآن میں ارشاد ہوا "اے رسول! کہدو تبلیغ رسالت کیلئے اجر کا کوئی سوال نہیں ماسوا اس کے کہ میرے اہلِ بیت سے مودّت اختیار کرو" خدا نے یہ فریضہ رسولؐ کی طرف سے امت پر واجب کیا۔ آنے والے وقت اور واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ رسولؐ کی طرف سے یہ فریضہ امت پر واجب کرنے میں بڑی باعظمت، مصلحت کارفرما تھی اور امت پر اتمام حجّت کے لئے یہی بہترین طریقہ تھا۔

جس طرح اسلام نے انسان کی تمام فطری صلاحیتوں کو معاشرے کے تعمیری مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرنے کی خاطر کچھ حدود و قیود سے پابند کیا اسی طرح محبت جیسی صلاحیت کے لئے بھی خدا نے یہ چاہا کہ انسان اسے ضائع نہ کرنے پائے بلکہ اس معاشرے کے تعمیری مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرے جو معاشرہ اسلام کا مقصود و مطلوب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

محبّت اور مودّت ہم معنی الفاظ ہیں اگر کچھ فرق ہو سکتا ہے تو یہ
کہ محبت میں فریقین کے درمیان فاعل و مفعول ہونے کی حیثیت سے
جو برابری پائی جاتی ہے وہ مودّت میں احترام و اطاعت سے
بدل جاتی ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اہل بیت سے مودّت اختیار
کرنے کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اُن کے رنج و تکلیف سے ہمیں
رنج و تکلیف پہنچے اور اُن کی خوشی و پسندیدگی ہماری خوشی و
پسندیدگی ہو۔ درست۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہو کہ ہمارے
دلوں میں اُن کے لئے احترام اور اُن کی اطاعت کا جذبۂ صادق
موجود ہو۔

یہ فریضہ قرار دے کر رسولؐ نے یہ چاہا کہ اسلامی معاشرہ پر جو
حاکم ہوں وہ عوام الناس کی صرف اطاعت کے ہی حقدار نہ ہوں
بلکہ اُنھیں دلی محبت کے ساتھ مسلمانوں کی تائید و حمایت حاصل
ہو۔ لیکن بوجوہ یہ منصوبہ پورا نہ ہوا۔ جو شکل اسلامی نظم و نسق
کی بدلی وہ کس حد تک کامیاب ہوئی یہ ملت کے دانشوروں
کو دعوتِ فکر دیتی ہے۔ کیونکہ کسی منصوبہ کو آزمانے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

چودہ صدیاں تھوڑی نہیں ہوتیں۔

اگر گذرے ہوئے وقتوں میں اسلامی حکمرانوں نے وسیع سلطنتیں قائم کر لی تھیں اور مسلمانوں کو خوشحالی بھی حاصل ہو گئی تھی تو ہمیں جائزہ لینا چاہیئے کہ معاشرہ کی اخلاقی حالت کیسی تھی؟ اخلاقی حالت ہی اصل اسلام ہے۔ وہی پائیدار عقیدہ کی ضمانت بھی ہے ورنہ سلطنت تو ایسی چیز ہے کہ جنوبی مغربی یورپ میں بھی مسلمانوں کی حکومت سات سو برس تک قائم رہی لیکن سلطنت مِٹتے ہی وہاں سے اسلام بھی ختم ہو گیا جس کے آثار کچھ کھنڈرات کی شکل میں باقی رہ گئے۔ صرف اِس وجہ سے کہ سلطنت کی اخلاقی بنیاد کچھ بھی نہیں تھی۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ بھی جائزہ لیں کہ ملّتِ اسلامیہ اپنے تمام وسائل کے باوجود آج کس حال میں ہے اور کیوں؟ ہو سکتا ہے ہم اس نتیجہ پر پہنچیں کہ رسولؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمنّا اگر پوری ہو جاتی اور اُس میں دخل نہ دیا جاتا تو ملّتِ اسلامیہ دنیا میں ایک بااخلاق اور خوشحال معاشرہ قائم کرنے میں

Presented by www.ziaraat.com

کامیاب ہو جاتی ۔

میں نے چونکہ اُسی منصوبۂ رسولؐ سے اپنا تعلق مضبوطی کے ساتھ قائم رکھا ہے لہذا مجھ پر فرض عائد ہوتا تھا کہ اپنی صلاحیتوں کو مقدور بھر مودّتِ آلِ محمدؐ کے لئے استعمال کرتے ہوئے کوئی خدمت پیش کروں۔ میں شکر گذار ہوں پروردگار عالم کی عنایات کا اور احسان مند ہوں حضرت صاحب العصر علیہ السلام کی سفارش اور مدد کا کہ ایک مرحلہ اس خدمت کا مکمل ہوا۔ دوسرے کی تکمیل کے لئے اشتیاق کے ساتھ منتظر ہوں اور مصروف ہوں۔ خداوند عالم بحقِ محمدؐ و آلِ محمدؐ اِس مرحلہ سے بھی عزت اور کامیابی کے ساتھ عہدہ برا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چونکہ حقیر نے یہ کتاب اُن مومنین سے منسوب کی ہے جو صاحب العصر علیہ السلام کی نصرت کریں گے اِس لئے مومنین سے گذارش ہے کہ وہ میرے ساتھ اِس دعا میں شریک ہوں کہ خداوند عالم بحقِ محمدؐ

Presented by www.ziaraat.com

وآلِ محمدؐ اس کتاب کو اتنا دوام بخشے کہ یہ اُن مومنین تک پہنچے اور وہ اسے پڑھ کر خوش ہوں۔ آمین

سید محمد رضا

۱۴؍رجب المرجب ۱۴۱۱؁ھ

بروز جمعرات

Presented by www.ziaraat.com

مقدمہ

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے شاہنامۂ مودت کا موضوع آیۂ مودت ہے، قرآن حکیم کی یہ مشہور آیت جس میں قربیٰ کی مودت کو رسالت کا اجر قرار دیا گیا ہے عہد نبوت سے آج تک غور و فکر کا مرکز اور بحث و گفتگو کا محور رہی ہے تاریخ کے مختلف ادوار میں مفسرین، مفکرین، محدثین، متکلمین، علماء، خطباء، ادباء اور شعراء اپنے اپنے ظرف اور بصیرت کے مطابق اس آیۂ مبارکہ کے مفاہیم اور مضمرات کو بیان کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں، سید محمد رضا صاحب کی زیر حوالہ تخلیق انہی کوششوں کا ایک تسلسل ہے، اس تخلیق کی اصل روح خانوادۂ رسالت سے عقیدت و محبت کا اظہار ہے۔

آیۂ مودت اسلام کی اصل روح اور تبلیغ رسالت کے اصل ہدف کو سمجھنے کے لئے ایک کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے، قربیٰ کی مودت کو

Presented by www.ziaraat.com

تبلیغ رسالت کا واحد اجر قرار دینے کا واضح مطلب یہ ہے کہ پیغام رسالت کا اصل ہدف حکومت، دولت، اقتدار، سلطنت، مالِ غنیمت، فتوحات یا ہوس ملک گیری نہیں ہے بلکہ پیغام رسالت کا اصل ہدف انسانیت کی ہدایت ہے جس کا وسیلہ قربیٰ کی مودت ہے انسانیت کا اصل جوہر، اس کا شرف اور جواز تفوق عقل ہے، عقل کی ہدایت کے لئے رسالت کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ اس سلسلۂ رسالت کی تکمیل حضورؐ کی ذاتِ اقدس پر ہوئی، آپؐ کے ذریعہ دین کی تکمیل اور نعمت کے اتمام کا مژدہ سنایا گیا۔ لیکن تاریخ میں اسلام کے پیغام کو جاری رکھنے اور اسے تحریف و تبدیلی سے بچانے کے لئے امامت کے سلسلہ کو جاری کیا گیا۔ امامت ختم رسالت پر دلیل اور حضورؐ کی رسالت کے تسلسل اور تحفظ کی علامت ہے، امامت کا فریضہ اس علم کی حقیقی روح کا تحفظ ہے جو حضورؐ پر بذریعہ وحی قرآن کی صورت میں نازل ہوا اور امامت کا فریضہ روئے زمین پر اس عدل کا قیام ہے جو اس علم وحی کا لازمی اور منطقی نتیجہ ہے۔ امام علم نبوت کا وارث ہے، مدینۂ علم کا دروازہ ہے،

Presented by www.ziaraat.com

اور اس کے ساتھ ہی امام کارِ نبوت کا ذمہ دار ہے اسے یہ عظیم ذمہ داری تفویض کی گئی ہے کہ وہ زمین کو ظلم و فساد سے پاک کر کے اسے عدل و احسان کا چمن بنا دے یہ فریضہ دراصل تمام انسانیت کا فریضہ ہے۔ امام انسانیت کے اعلیٰ ترین نمائندہ کے طور پر اس فریضہ کو انجام دیتا ہے، وہ انسانیت کا ارفع ترین مظہر ہے اس لئے اس کی مودت اور محبت کو فرض قرار دے کر انسانیت کو خود اپنی تکمیل کی دعوت دی گئی ہے۔ قربیٰ سے مودت دراصل انسانیت کے حسن اور کمال سے محبت ہے،

رسولؐ کے قرابت دار اور اہلبیت دراصل انسانیت کا آئیڈیل ہیں۔ ان سے محبت انسانیت کی اعلیٰ اقدار سے محبت ہے۔ یہ انسانیت کے وہ پاکیزہ اور مثالی نمونہ ہیں جن کی شخصیتوں میں اسلام کی حقیقی روح جلوہ گر ہے، یہ ایمان مجسم ہیں یہ قرآنِ ناطق ہیں، ان کی سیرت حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کا تسلسل ہے، ان کی سیرت کا جوہر علم و معرفت، تقویٰ و جہاد، انفاق و ایثار اور قربانی و شہادت ہے ان ہستیوں سے مودت کا مطلب انہی اقدارِ عالیہ سے محبت ہے

Presented by www.ziaraat.com

اور اسی محبت کا دوسرا رخ ان تمام منفی اقدار کے خلاف جہاد ہے جن کا سرچشمہ جہل اور ظلم ہے۔ ائمہ اہلبیت کی سیرت کا ایک رخ علم قرآنی کا فروغ اور دوسرا رخ قیامِ عدل کے لئے جہاد ہے اور اس جہاد کی آخری حد صاحب العصر علیہ السلام کا قیام ہے جس کے ذریعہ رسالت کا ہدف حاصل ہوگا، مقصد رسالت کی تکمیل ہوگی، جہالت کی تاریکیاں مٹ جائیں گی، زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور عدل سے اسی طرح بھر جائے گی جس طرح وہ اس سے قبل ظلم سے پر ہوگی، مبارک ہیں وہ صاحبانِ ایمان جو اس جہاد حق میں حجت الٰہی کی نصرت کی سعادت حاصل کر سکیں گے۔ سید محمد رضا نے اپنی اس تصنیف کا انتساب انہی مومنین کے نام کیا ہے جو صاحب العصر علیہ السلام کے ظہور پر آپؑ کی نصرت کریں گے، اس اعتبار سے یہ تصنیف خانوادۂ رسالت سے عہد مودت کی تجدید کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہر چند آیۂ مودت کا مفہوم نہایت واضح اور محکم تھا لیکن مختلف عوامل اور محرکات کے تحت اس میں ابہام اور اشتباہ پیدا

Presented by www.ziaraat.com

کرنے کی کوششیں کی جاتی رہیں، امت کے اسی رویہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سید محمد رضا صاحب کہتے ہیں۔

اللہ نے جن کو سند امر عطا کی
ان لوگوں کی پہچان میں دانستہ خطا کی

اس دانستہ خطا کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پاکیزہ ہستیاں جنھیں لوگوں کی مودت اور محبت کا مرکز قرار دیا گیا تھا مفاد پرستوں کی دشمنی اور عداوت کا ہدف بن گئیں اور مسلمانوں کی تاریخ میں وہ المناک موڑ بھی آیا جب امام زین العابدین علیہ السلام جیسے صابر و عابد کو یہ کہنا پڑا کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے امت کو ہماری محبت کا حکم دیا تھا اس کے باوجود لوگوں نے ہمارے ساتھ اس قدر دشمنی کا رویہ رکھا کہ اگر بالفرض پیغمبرؐ انہیں ہمارے ساتھ دشمنی کا حکم دیتے تو بھی وہ ہمارے ساتھ اس سے زیادہ برا سلوک نہیں کر سکتے تھے۔ مودت کے موضوع پر لکھی جانے والی وہ تمام تحریریں جن کا تسلسل شاہنامۂ مودت ہے امت کی اسی غلط بینی اور کج روی کے خلاف صدائے احتجاج کی حیثیت رکھتی ہیں لیکن اس

Presented by www.ziaraat.com

صدائے احتجاج میں خیر و صلاح کی دعوت بھی پوشیدہ ہے جو بجائے خود محبت کا تقاضا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرباٰ سے دشمنی خود اپنے دین، ایمان اور انسانیت سے دشمنی ہے، اہلبیت رسالتؑ پر ظلم ان اعلیٰ انسانی اقدار سے انحراف و بغاوت ہے جن کا سرچشمہ دین اسلام ہے۔ ان اقدار سے بغاوت کے نتیجہ میں خود انسان کی انسانیت مسخ ہو جاتی ہے اور معاشرہ ظلم و فساد سے بھر جاتا ہے، اس اعتبار سے اہلبیتؑ سے عداوت مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں انحطاط اور زوال کی علامت ہے اور یہ وہ حقیقت ہے جو ملت کی چودہ سو سالہ تاریخ میں اپنے آپ کو منکشف کرتی رہی ہے۔

آج دنیا تاریخ کے جس موڑ پر کھڑی ہے اور آج ملت مسلمہ جن مسائل و مشکلات میں گھری ہوئی ہے وہ ہر اہل نظر اور صاحب شعور کے لئے دعوتِ فکر و نظر ہے، ماضی کے تلخ تجربات، حال کے پیچیدہ مسائل اور مستقبل کے ہولناک اندیشہ اس بات کے متقاضی ہیں کہ ان پر سنجیدگی اور دیانت داری سے سوچا جائے اور

Presented by www.ziaraat.com

جہل وغفلت کے حجابوں اور تعصب وتنگ نظری کے تقاضوں سے آزاد ہوکر وہ راستہ اختیار کیا جائے۔ جو انفرادی اجتماعی اور انسانی سطح پر خیر وفلاح کا راستہ ہے، شاہنامۂ مودت اسی راہ سعادت کی نشاندہی ہے۔ بقول شاعر

امت کے لئے باعث توقیر مودت
ہے فتح وجہانبانی کی شمشیر مودت
تفریق مٹانے کی ہے تدبیر مودت
اور علم کو پھیلانے کی تحریر مودت
اللہ کے احکام کی تفسیر مودت
ہر مومن خالص کی ہے تقدیر مودت
اک مرکز اسلام کی تعمیر مودت
منصور وجہاندار وجہانگیر مودت
ہر ایک مسلماں پہ یہ احسانِ خدا ہو
وہ معتقد منزلتِ آلِ عبا ہو!

شاہ نامۂ مودت کے اشعار پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاعر

Presented by www.ziaraat.com

کا دل مودت اہلبیتؑ کے جذبہ سے سرشار ہے، جذبہ کی یہی شدت خود اپنے اظہار کی متقاضی ہے اور یہی اِس تخلیق کا جواز ہے۔ مصنف نے اپنے مضمون کو بہت سنجیدگی سے سوچا ہے۔ اس کے ابلاغ کے لئے نہایت مناسب منصوبہ بندی کی ہے اپنے مضامین کو آیات و احادیث کے حوالوں سے مزین کیا ہے۔

سید محمد رضا صاحب نے اس تخلیق کے لئے شاعری کے قالب کو منتخب کرکے خود اپنے اوپر بہت بڑی ذمہ داری عائد کر لی۔ چونکہ شاعری کے فن لطیف کیلئے مشق اور ریاض ایک ناگزیر ضرورت ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ دوسری جلد کی تکمیل تک وہ شاعرانہ تجربہ کے اس مرحلہ سے گذر جائیں گے جس کا اظہار وہ شاہنامہ مودت کے پہلے بند میں خود بھی کر چکے ہیں۔

امید کی جاتی ہے کہ جس خلوص اور عقیدت کے ساتھ یہ تخلیق پیش کی گئی ہے اُسی جوش اور جذبہ کے ساتھ اِس کی پذیرائی کی جائے گی۔ خدا مصنف کی سعی کو مشکور کرے اور اُن کی توفیقات میں اضافہ کرے۔

پروفیسر سردار نقوی

۲۰ ۲/۹۱ ع

Presented by www.ziaraat.com

اللہ ترا احسان کہ یہ دن بھی دکھایا
قسمت نے مجھے آبِ مودّت بھی پلایا
عرفانِ محبّت کا ہُوا مجھ پہ بھی سایا
لو ابرِ کرم مُردہ زمینوں پہ بھی چھایا
اِک مُبتدیِ نثر کو شاعر بھی بنایا
تھا ذکرِ خُدا شرط، سو یہ گُر بھی سِکھایا
یہ فیض کہ افکار کا دریا بھی بہایا
رحمت سے چمن زارِ تخیّل بھی سجایا
تسبیحِ تنفّس مری اب نامِ علیؑ ہے
موضوعِ سخن آلِ رسولِ عربی ہے

Presented by www.ziaraat.com

یوں گُل بھی ہے موضوعِ سُخن بادِ صبا بھی
اور آبِ رواں، صحنِ چمن، کالی گھٹا بھی
محبوبِ مجازی بھی ہے اور ناز و ادا بھی
جنگیں بھی، سیاست بھی، شجاعت بھی، وفا بھی
سازش بھی ہے دولت بھی، مئے حرص و ہوا بھی
ایثار بھی، احسان بھی، اور جود و سخا بھی
تحقیق بھی، تخلیق بھی، جدّت بھی، بقا بھی
افلاک کی تسخیر بھی، اور سیرِ خلا بھی
اِن سب میں بہت کچھ ہو حقیقت نہیں ملتی
ہو حسنِ بیاں، بوئے صداقت نہیں ملتی

Presented by www.ziaraat.com

عرفانِ حقیقت کے لئے ذکرِ خدا ہو
ہر شعر میں اک آئینۂ صدق و صفا ہو
معنی سے عیاں رفعتِ تسلیم و رضا ہو
دنیا کے لئے رشد و ہدایت کی ضیا ہو
موضوعِ سخن بھی گل و بلبل سے جدا ہو
انسان کے فطرت سے تعلّق کی بنا ہو
اور جس کا بیاں کلفتِ دنیا کی دوا ہو
مومن کے لئے گلشنِ جنّت سے سوا ہو
جو قلبِ مسلماں کو کرے گرم وہ موضوع
جو سخت طبیعت کو کرے نرم وہ موضوع

Presented by www.ziaraat.com

موضوعِ مودّت ہے مضامین کا گلزار
ہر دور میں سرسبز، ترو تازہ، ثمربار
خود خالقِ کونین ہے جس کا نگہہ دار
محفوظ خزاں سے نہ ہو کیوں ایسا چمن زار
اِس باغ سے اعراض ہے خود دین کا اِنکار
اِس باغ سے وابستگی، اِیمان کا معیار
شاعر کے لئے نزہتِ افکار کا اِظہار
ہے بس اِسی گلشن سے محبّت کا طلبگار
اُمیّد کے گوہر اِسی دامن میں مِلیں گے
بخشِش کے شگوفے اِسی آنگن میں کِھلیں گے

Presented by www.ziaraat.com

موجود ہر اک حُسنِ گُلستاں بھی ہے اِس میں
خوش رنگی و بوئے گُلِ ایماں بھی ہے اِس میں
اور نغمہ سرا بُلبلِ ایقاں بھی ہے اِس میں
اِخلاص کا ہر بُوٹا ثنا خواں بھی ہے اِس میں
محراب سے آہِ شبِ ہجراں بھی ہے اِس میں
فریاد بہ اندازِ مُسلماں بھی ہے اِس میں
عرفان کی اِک شمعِ فروزاں بھی ہے اِس میں
اور اک حقیقت کا شبستاں بھی ہے اِس میں
فُرقت کی کسک عشق کا انداز بھی موجود
یاں لذّتِ غم سوز بھی اور ساز بھی موجود

Presented by www.ziaraat.com

اِس باغِ مُودّت میں خُدا بھی ہے نبیؐ بھی
قرآن بھی۔ برُہان بھی اور حق کا وَلی بھی
عِصمت بھی۔ اِمامت کی صلاح بشری بھی
تطہیر بھی اور واسطۂ پنجتنیؑ بھی
ہیں عالِم رَبّانی بھی۔ صابر بھی سخی بھی
قربان گہہِ حق میں شہادت کے دُھنی بھی
تسبیح بھی۔ تقدیس بھی اور ذِکرِ جلی بھی
اَللہ کی چاہت میں غریبُ الوطنی بھی
یاں لطفِ خدا مِلتا ہے اِنعام کی صورت
مضمون عطا ہوتا ہے اِلہام کی صورت

Presented by www.ziaraat.com

قرآں میں طے پایا، عبادت ہے خدا کی
ساتھ اُس کے اِطاعت ہے رسُولِ دوسرا کی
پھر طاعتِ معروف ہے خاصانِ خدا کی
اللہ نے جن کو سَنَدِ اُمر عطا کی
تاویلِ اُولی الامر میں گو چوُن وچرا کی
اِن لوگوں کی پہچان میں دانستہ خطا کی
پر حق نے پکارا یہی حُجّت ہیں خدا کی
قرآں نے حمایت نہ کبھی اِنکے سوا کی
اور بابِ مؤدّت شہِ ذی قدر نے کھولا
تبلیغِ رسالت کو اِسی اَجر سے تولا

ع ۱ تا ۱۲ آیت ۵۹ پارہ ۵ سورۃ النساء

تمہید ہوئی ختم بیاں پیشِ نظر ہے
اِس منزلِ روشن کی کڑی راہ گزر ہے
یہ جادۂ دشوار ہے اِس کا مجھے ڈر ہے
کوتاہیٔ علمی مرا سامانِ سفر ہے
اور یہ بھی حقیقت، کہ نہیں جس سے مفر ہے
وہ صاحبِ تطہیر اِدھر دامن تر ہے
اُٹھتا ہوں کہ تنبیہِ خدا جائے خطر ہے
رحمت سے جو مایوس ہو لاریب کفر ہے
اے خامۂ توصیف، زباں ذکر سے تر کر
ہو میرے مضامیں کا بیاں فکر سے برتر

Presented by www.ziaraat.com

حمد اُس کی، نہیں جس کے سوا مرجعِ ترساں

اور یاس کی ظلمت میں جو اِک شمع فرُوزاں

دب جائے جو قسمت سے ہر اِک خوبیٔ اِنساں

مقہور ہو، مجبور ہو، ذِلّت سے پریشاں

وہ دیکھ لے تیّار ہیں سب موت کے ساماں

بچنے کی نہ اُمیّد، نہ کچھ زیست کے اِمکاں

باقی نہ مددگار نہ اَب کوئی ہے پُرساں

ہے اُسکے مِٹانے پہ تُلی گردشِ دوراں

مضطر جیسے آفت کے اِس عالم میں پُکارے

جو گردشِ حالات کو اِک دم میں سُدھارے

Presented by www.ziaraat.com

حمد اُس کی، نہیں جس کے سوا واقفِ اسرار
جو خوب ہے انسان کی نیّت سے خبردار
چھپ سکتا نہیں راز بھی اللہ سے زنہار
پوشیدہ عمل رکھنے کی کوشش کرے سو بار
جذبات و خیالات ہوں یا ذہن کے افکار
قبل اس کے ہوں اعمال کی صورت سے نمودار
واقف ہے وہ ان سے کسے راحت کسے آزار
جز اُس کی رضا عزمِ مُصمّم بھی ہے بے کار
اِنساں نے جسے فسخِ عزائم سے ہے جانا
ہر ایک نے طاقت کے علائم سے ہے مانا

Presented by www.ziaraat.com

حمد اُس کی جسے حمد کی حاجت نہیں اصلا
واجب جو کیا حمد کو یہ وجہ تھی گویا
ہو عجز ثنا خوانی کا بندہ بھی شناسا
اِک شکل ہو یوں بخشش و انعام کی پیدا
اِک صورتِ پُرفیض ہو رحمت کی مُہیّا
مُسلم کے گناہوں کا ہو کچھ یوں بھی مُداوا
جس قلب میں ہو معرفتِ حق کی تمنّا
ہو اُس کے لئے عظمتِ ربّانی ہُویدا
رحمت کی گھٹا کشتِ گُنہگار کے سر سے
اِس شان سے گزرے کہ وہاں ٹوٹ کے برسے

Presented by www.ziaraat.com

رحمت ہے کہ ہر چیز سے وسعت میں بڑی ہے
اور فیض کا پیغام لئے آگے بڑھی ہے
غالب ہے وہ ہر حال میں ہر شئے سے غنی ہے
ہر چیز جھکائے سرِ تسلیم کھڑی ہے
وہ صاحبِ جبروت ہے، حکم اسکا قوی ہے
ہر دور کے جابر کو سزا اسنے ہی دی ہے
عظمت ہو یا احسان ہو ہر شان نئی ہے
ہر حال میں خوف اسکا ہی بالغ نظری ہے
حمد اسکی سدا جسکی حکومت رہے باقی
ساتھ اسکے سدا فیضِ مؤدت رہے باقی

طاہر اس الحکمۃ حفاظۃ اللہ

موجود ہمیشہ سے تھا رحمت کا خزانا

تھا کب سے؟ مُعیّن یہ کسی نے بھی نہ جانا

منظور ہوا اُس کو جمال[1] اپنا دِکھانا

تا خلق میں مشہور ہو وحدت کا فسانا

لازم ہُوا پھر ایک وسیلہ کا بنانا

عِرفاں کے لئے عقل[2] سی مخلوق کا آنا

منظور تھا اِدراک کی محفل کا سجانا

"لولاک[3]" بنا خلقتِ اوّل کا ترانا

اِک نور کو پیدا کیا تجسیم کی خاطر

اور اشرفِ مخلوق کی تعلیم کی خاطر

۱۔ حدیث قدسی

۲۔ " "

۳۔ " "

Presented by www.ziaraat.com

یہ نور ہی اِنساں کی سیادت کا نشاں ہے
اور بارہ حجابوں کی حقیقت کا نشاں ہے
دُنیا میں یہ رّبانی خلافت کا نشاں ہے
یہ منزلت و کبر کا عظمت کا نشاں ہے
یہ رفعت و جبروت کا ہیبت کا نشاں ہے
اور عزت و رحمت کا نبوّت کا نشاں ہے
منصوبۂ تخلیق کی حکمت کا نشاں ہے
قدرت کا سعادت کا شفاعت کا نشاں ہے
یہ بارہ منازل رہِ تسلیم و رضا کے
طے ایسے کئے بن گئے محبوب خدا کے

Presented by www.ziaraat.com

خوابیدہ کہیں علمِ الٰہی میں تھی ہر بات
کروٹ ہو زمانہ کی یا تبدیلیٔ اوقات
تقدیرِ مہ و مہر ہو یا دورِ سماوات
یا لوح و قلم اور ملائک کی کرامات
یا چشمکِ انجم یا ستاروں سے بھری رات
ظلمت کا سمندر یا کوئی نور کی بارات
عالم میں یہ مشہور ہے سو بات کی اک بات
بس نورِ محمدؐ تھا یا اللہ کی اک ذات
یہ عظمتِ انساں ہے کہ بندے کی رسائی
وحدت کے لئے نورِ محمدؐ کی گواہی

Presented by www.ziaraat.com

اَللہ نے اِنسان کو مٹّی سے بنایا
اِمکان میں یوں عالمِ ناپید سے لایا
پھر جسم کا خِلعت دیا، اور صورتِ زیبا
کچھ ایسے حوّاس اُس میں وَدِیعت کئے یکجا
جو عقل کے خدّام ہوں اور ذہن کے اجزا
فرمایا عطا کر کے، مِرے اِذن سے اُٹھ جا
خود اپنا ثنا خواں ہوا یوں خالقِ یکتا
تخلیق ہماری ہے یہ ہر خلق سے اعلیٰ
گو اَحسنِ تقویم کا اِعلان کیا تھا
یہ عقل کی تجسیم کا سامان کیا تھا

Presented by www.ziaraat.com

اشرف یہ وسیلہ ہے شناسائی حق کا
مخلوق سے ہو معرفتِ خالقِ یکتا
پس کوئی نمونہ بھی ہو مخلوقِ خدا کا
انسان نظر آئے گا ہر نوع سے اعلیٰ
اس ذات کو جب عقل کی خود بینی سے جانچا
اک عالمِ پوشیدہ کا حامل اسے پایا
اس نفس کی ترکیب کا انداز ہے اولیٰ
خلقت کے بہت راز ہوئے اس سے ہویدا
آئینہ شناسائیِ فطرت کا ہے انساں
اک معجزہ اللہ کی قدرت کا ہے انساں

Presented by www.ziaraat.com

ہر جسم بھی اِک عالمِ اکبر کا ہے حامِل
گو عقل کا اِک شمّہ بھی اُس میں نہیں شامِل
جب فہم ہو ویرانے میں اِس جسم کے داخِل
ہو جاتا ہے اِنساں کہے جانے کے قابِل
اَجسام ہیں نسلوں کے تسلسل کے مراحِل
ہم سب ہیں اِسی سُنّتِ اللّٰہ پہ عامِل
معیارِ بزرگی بنی دانائیِ عاقِل
جو عقل میں کامِل وہی اِنسان ہے کامِل
کچھ جسم بھی چھانٹے کہ طہارت جنھیں دی جائے
تا جوہرِ عصمت کی امانت انھیں دی جائے

Presented by www.ziaraat.com

یہ نور چلا بن کے ہدایت کا خزینہ
جوں نوحؑ کے طوفان میں بخشش کا سفینہ
نسلوں کے مراحل سے گزرنے کا قرینہ
محفوظ تھا جیسے کسی مومن کا دفینہ
مملو تھا اسی راز سے ہر ایک کا سینہ
یہ راز تھا ہر ایک کی عظمت کا نگینہ
جب مطّلب آئے تو مکمّل ہوا زینہ
نقصان نہ کچھ کر سکا شیطان کا کینہ
تصیفِ نسب آیت ربّ ازلی ہے
اک نائبِ اللہ ہے، اک حق کا ولی ہے

۱؎ آیت ۱۹ - ۲۱۷ پارہ ۱۹ - سورۃ الشعراء

Presented by www.ziaraat.com

تابندہ ہے وہ صبح زمانہ کی جبیں پر
آنکھ آپ نے کھولی تھی جب اُس ارضِ حسیں پر
برپا ہوئی میلادِ نبیؐ عرشِ بریں پر
صلوات کے دروازے کھُلے اہلِ یقیں پر
اک تازہ بہار آگئی پھر گلشنِ دیں پر
اندھیر یہ دنیا ہوئی شیطانِ لعیں پر
ایوانِ سلاطیں کے لرز اُٹھے کہیں پر
آتش کدہ ٹھنڈا ہوا فارس کی زمیں پر
لو سوکھ گیا ساوہ جو مسجود تھا اُن کا
خود گر پڑا سجدے میں جو معبود تھا اُن کا

Presented by www.ziaraat.com

وہ گر پڑے اوندھے کر جو کرتے تھے خدائی
اُس شام کو آواز یہ افلاک سے آئی
وہ آگیا تھی جس کی خبر سب نے سُنائی
جو بانیٔ اسلام ہے جو حق کا ہے داعی
توریت بھی انجیل بھی دیتی ہے گواہی
اِس شان کی عزت تو کسی نے بھی نہ پائی
محبوب خدا، ختم رُسل فخر خدائی
ملعون ہے بے شک جو کرے اس سے جدائی
اسلام کو عالم میں سرافراز کرے گا
ادیان میں اِس دین کو ممتاز کرے گا

Presented by www.ziaraat.com

ماحول پہ اُس وقت مُسلّط تھی جہالت
تھی چاروں طرف کفر کی چھائی ہوئی ظُلمت
الہامی صحیفوں کی بہت غیر تھی حالت
تھی رُشد و ہدایت کی نہ باقی کوئی صورت
نبیوں کی نہ تعلیم، نہ عِصمت تھی سلامت
باطل تھا قوی، دین کی مغلوب تھی طاقت
ہے اِس سے عیاں نائب اللہ کی عظمت
احکامِ خدا زندہ ہوئے اِن کی بدولت
جاری ہوئے دریائے علوم آپ کے دم سے
انساں کے لئے فیضِ عموم آپ کے دم سے

Presented by www.ziaraat.com

انسان ہر اک عبد ہے، مرسل ہو کہ سلطان
حاجت سے رہا ہو، نہیں اس کے لئے امکان
خالق ہے مگر سب سے غنی سب سے علو شان
وہ مالک و مختار ہے سب کا ہے نگہبان
پر کیسی عجب بات ہے، اک ایسا ہے انسان
خالق نے یہ جاری کیا جس کے لئے فرمان
"صلوات پڑھے آپ پہ ہر صاحب ایمان
اللہ و ملائک بھی یہی کرتے ہیں ہر آن"
ہاں ارض و سماوات کا سلطان یہی ہے
سب جس کے ثنا خواں ہیں وہ انسان یہی ہے

ے آیت ۵۶ پارہ ۲۲ احزاب

Presented by www.ziaraat.com

"ہیں جتنے[1] حسیں نام ، وہ اللہ کے سارے
یہ حکم ہے مانگو اِنھیں ناموں کے سہارے"
انسان بھی کچھ ایسے ہیں اللہ کے پیارے
جن کے بڑے درجے اِنھیں ناموں سے نکھارے
اس زمرہ کے سردار ہیں خالق کے دُلارے
"قرآن[2] رؤوف اور رحیم اِن کو پکارے"
یوں ہی نہیں قرآں میں خالق کے اشارے
یہ حکم ہے ۔ عاقل ہے اگر دم بھی نہ مارے
مضبوط وسیلہ ہیں یہ خوشنودیٔ رب کا
انکارِ وسیلہ ہے سبب اُس کے غضب کا

[1] آیت ۱۸۰ پارہ ۹ سورۃ الاعرف
[2] پارہ ۱۱ ۔ آیت ۱۲۸ ۔ سورۃ توبہ

Presented by www.ziaraat.com

یہ دیں کے شہنشاہ ہیں اور نائب رب ہیں
ممتاز ہیں، مختار ہیں۔ مجبور یہ کب ھیں
دربارِ رسالت کے الگ سب سے ہی ڈھب ہیں
ہیں حکمِ الٰہی، جو قوانینِ ادب ھیں
مومن جو قریں آئے تو رحمت کا سبب ہیں
ہر دشمنِ ایماں پہ یہ خالق کا غضب ہیں
"دھیمی کریں آواز جو اربابِ طلب ہیں
جو ایسا کریں مستحقِ بخششِ رب ہیں"
دنیا میں سکوں، بخششِ رب دیں میں حاصل
ہیں دونوں جہاں ان کی عملداری شامل

۱ آیت ۳۔ پارہ ۲۶۔ سورۃ الحجرات

Presented by www.ziaraat.com

قرآن کے احکام ہیں یا حکم نبی ہے
تعمیل ضروری ہے کہ بنیاد وہی ہے
جو چون و چرا کرتا ہے ایماں سے تہی ہے
قرآں نے وضاحت سے یہی بات کہی ہے
"احمدؐ کی جو طاعت مری طاعت بھی وہی ہے"[1]
اس آیتِ محکم میں نہ ابہام کوئی ہے
یہ پوچھنا اس آیت محکم سے نہی ہے
"اللہ نے بھیجا ہے کہ ارشادِ نبی ہے؟"
جو حکم کی تعمیل کا منکر ہو وہ کافر
ارشاد کی تکمیل میں حارج ہو وہ کافر

[1] آیت ۸۰ - پارہ ۵ - سورۃ النساء

Presented by www.ziaraat.com

یہ جان امانت ہے فقط، حق ہمیں کیا ہے
مالک ہے وہی جس نے ہمیں خلق کیا ہے
جتنے بھی نبی آئے یہ قرآں نے کہا ہے
اللہ نے حکم اُن کی اطاعت کا دیا ہے
ہر نفس کی حرمت کا تحفظ بھی کیا ہے
اور جانوں کا مختار کسی کو نہ کیا ہے
مالک نے یہ حق صرف محمدؐ کو دیا ہے
یوں حکم کا قرآن میں اعلان کیا ہے
"مختار ہیں، نفسوں سے یہ اولیٰ ہیں تمہارے"
تم بندۂ درگاہ یہ مولیٰ ہیں تمہارے

ﷺ آیت ۶ پارہ ۲۱ احزاب

پیغامِ خدا زمرۂ انساں کو سُنایا
اور کلمۂ توحید بھی دنیا کو سکھایا
اسلام کے احکامِ عبادت کو بتایا
یوں لعنتِ اصنام پرستی کو ہٹایا
ہر گام پہ قندیلِ ہدایت کو جلایا
اُس دورِ جہالت کے اندھیروں کو بھگایا
مٹی میں رواياتِ ذمیمہ کو ملایا
اور خاک میں کفّار کی طاقت کو سُلایا
حق۱ آگیا ظُلمت چھٹی اللہ کے گھر سے
روشن وہ ہوا شمعِ رسالت کے اثر سے

۱ آیت ۸۱ پارہ ۱۰ بنی اسرائیل

تیئس ۲۳ برس دعوتِ اسلام کے گزرے
تعلیم کے اور تزکیۂ عام کے گزرے
حکمت کے، تلاوت کے اور افہام کے گزرے
رحمت کے، سخاوت کے اور انعام کے گزرے
اخلاق و عبادت کے سرانجام کے گزرے
منصوبۂ ربّانی کے اقدام کے گزرے
شوکت کے، سخاوت کے بڑے نام کے گزرے
ہر طرح سے یہ غلبۂ اسلام کے گزرے
پیغام نیا مُلک کے اطراف میں پہنچا
اور دینِ نبیؐ مرکز و اکناف میں پہنچا

Presented by www.ziaraat.com

یہ دن بھی زمانہ میں عجب شان کے دن تھے
مومن کی۔ منافق کی بھی پہچان کے دن تھے
تائیدِ خدا، عزمِ مسلمان کے دن تھے
تقلیدِ نبی، عظمتِ اِنسان کے دن تھے
ایثار کے۔ اخلاص کے۔ ایمان کے دن تھے
مِقداد کے اور بوذر و سلمان کے دن تھے
ہجرت کے۔ مواخاۃ کے اِحسان کے دن تھے
بدر و اُحد و خیبر و فاران کے دن تھے
تھے مصحفِ پُرنور کی تنزیل کے ایّام
اور آخری دستور کی تشکیل کے ایّام

Presented by www.ziaraat.com

انذار[۱] سے عبارت ہوا توحید کا پیغام
دعوت ہے عشیرہ کی اسی فرض کا اک نام
چالیس صنادید عرب کا ہوا ہنگام
اور اُن میں سے پُرخوری میں ہر ایک تھا بدنام
یہ آپ کا اعجاز ہے یہ آپ کا اکرام
تھوڑی سی غذا بن گئی چالیس کا آرام
یہ کہہ کے اُٹھے فرش سے اک بار کا الانعام
احمد نے دکھایا ہے یہ جادو کا بڑا کام
بددل نہ ہوئے آپ اس الزام کی خاطر
بس صبر کیا آپ نے اسلام کی خاطر

۱ پارہ ۱۹ آیت ۲۱۴ سورۃ الشعراء

Presented by www.ziaraat.com

توحید کے تثلیث ہوئی مدِ مقابل
دعویٰ تھا عقیدہ ہے یہ ہر طور سے کامل
گو مریم و عیسیٰ نہ تھے اِس دین پہ عامل
یہ ظلم کیا بعد میں کچھ لوگوں نے داخل
ہر چند کئے پیش سبھی اچھے دلائل
اربابِ کلیسا نہ تھے اصلاح پہ مائل
اب ایک ہی رستہ تھا یہ انصاف کے قابل
تحکیم[1] کو منظور کریں دل سے مقابل
کذّاب کو رُسوا وہی ہر گاہ کرے گا
حق کون ہے یہ فیصلہ اللہ کرے گا

1 آیت ۶۱ پارہ ۳ سورۃ العمران

Presented by www.ziaraat.com

دعویٰ تو بہت کرتے تھے سبقت کا نصاریٰ
جب آئے مقابل تو وہاں دم بھی نہ مارا
یہ پوچھے کوئی اُن سے کیا کیسا نظارا
بے وار کئے آپ نے کیوں معرکہ ہارا
کیوں بار کیا قوم نے جزیہ کا گوارا
تاریخ میں مرقوم ہوا ماجرا سارا
اسلام کی یہ فتح، یہ عظمت کا ستارا
چمکے گا سدا بن کے ہدایت کا منارا
اس رفعتِ روحانی کے معمار نبیؐ ہیں
اُس زمرۂ ربّانی کے سردار نبیؐ ہیں

Presented by www.ziaraat.com

عالم میں یہ توحید کی عظمت کے امیں ہیں

کونین میں اللہ کی رحمت کے امیں ہیں

اسلام کی، قرآن کی، عزت کے امیں ہیں

نبیوں کی، رسولوں کی، صداقت کے امیں ہیں

یہ خانۂ معبود کی حرمت کے امیں ہیں

اور اسود و زمزم کی کرامت کے امیں ہیں

مسجودِ ملائک کی شرافت کے امیں ہیں

یہ آلِ محمدؐ کی فضیلت کے امیں ہیں

یہ نائبِ حق، محورِ دیں، شانِ مسلماں!

ہیں ختمِ رسل حاصلِ ایمانِ مسلماں

Presented by www.ziaraat.com

خالق نے قیادت[1] انھیں نبیوں کی عطا کی
اور حکمت و اخلاق کی دولت بھی عطا کی
دی صبر کی اقلیم سخاوت بھی عطا کی
عصمت بھی قناعت بھی شجاعت بھی عطا کی
تقویٰ بھی عنایت کیا رحمت بھی عطا کی
معراج بھی ہجرت کی سعادت بھی عطا کی
حلم اور رضا، علم و کرامت بھی عطا کی
مفتاح ہر اک وصف و بزرگی کی عطا کی
ذکر اتنا رفیع کر دیا[2] انعام سے اپنے
نام اِن کا بھی وابستہ کیا نام سے اپنے

ط۱: آیت ۸۱ پارہ ۳ سورۃ العمران
ط۲: آیت ۴ پارہ ۳۰ سورۃ الم نشرح

Presented by www.ziaraat.com

تکمیل بتدریج ہوئی دینِ خدا کی
حاجت ہوئی جوں نظمِ عدالت کی بقا کی
احکامِ عبادت ہوں، وراثت یا معاشی
اسلام نے سب کو سندِ شرع عطا کی
شارع نے خواتیم عمل کو بھی جِلا دی
جو بات تھی مبہم وہ عمل کرکے دکھادی
قانون مکمل ہوا، یہ بات سُنا دی
نافذ جو کرے اُس کی علامت بھی بتادی
شارع کی ہدایت سے جو اعراض کریگا
بے شبہ وہ اللہ کو ناراض کرے گا!

Presented by www.ziaraat.com

اے والیٔ دیں آپ جو دنیا سے سدھارے
غم ناک، سراسیمہ و رنجور تھے سارے
اِس وقتِ مصیبت میں ہوئے کیسے نظارے
ارشاد تو یہ تھا کہ کوئی دم بھی نہ مارے
تکرار کریں پیشِ نبیؐ دین کے پیارے
دنیا میں جو مشہور ہیں اُمّت کے ستارے
اے قاضیٔ حاجات، ضعیفوں کے سہارے
کیوں دیر ہے اب بھیج دے صاحب کو ہمارے
وہ آئیں اور اِس فتنۂ باطل کو مٹا دیں
قوّت سے نقابِ رُخِ ظالم کو ہٹا دیں

Presented by www.ziaraat.com

اے طاہرہ، غمخوارِ نبی، ثانیٔ مریم
اے عاشقِ محبوبِ خدا، صدقِ مجسّم
اے ناصرۂ دینِ نبی، اُمِّ مکرّم
تھا لطفِ خدا معرکۂ حق میں ترا دم
محبوب پہ تو سینہ سپر رہتی تھی ہر دم
منظور نہ تھا شاہ کا ہونا تجھے پُر غم
سب کچھ کیا قربان پئے سرورِ عالم
ممنون ہے احساں کا ترے محسنِ اعظم
آلام میں اک روشنیٔ دل تھی خدیجہ
اور کشتیٔ تبلیغ کو ساحل تھی خدیجہ

Presented by www.ziaraat.com

بے مثل و نظیر آپ کو حاصل تھی بصیرت
اُس کا ہی نتیجہ ہے ملی دین کی دولت
پہچان لیا آپ نے وہ نورِ نبوت
تابندگی پیشانیٔ احمدؐ کی تھی زینت
گو واقعہ یہ ہے نہ ہوئی تھی ابھی بعثت
یہ اَوجِ تقدس ہے یہ خالق کی عنایت
شامل ہوئی قسمت میں محمدؐ کی رفاقت
یوں مل گئی اللہ سے اسلام کی خدمت
آفاق میں گو ختمِ رُسُل داعیٔ حق ہے
ہیں کارِ رسالت میں شریک آپ یہ حق ہے

Presented by www.ziaraat.com

انعام کی خواہش تھی نہ کچھ خواہشِ اکرام
خوشنودیٔ احمدؐ سے مٹی تلخیٔ ایّام

پروانہ صفت مقصدِ حق پر سحر و شام
قرباں تھی گو بڑھتی رہے یورشِ آلام

تھی پختہ قدم راہ میں پُر عزم تھی ہر گام
ٹھہرا نہ سکی پاؤں کو کچھ گردشِ ایّام

خواہش تھی یہ، رنجیدہ نہ ہوں بانیٔ اسلام
کیا خوب محبت تھی ملا جس کا یہ انعام

کرتے رہے اوروں پہ سدا فخر و مباہات
بس تیرے سبب لے چمنِ خلد کی سوغات

Presented by www.ziaraat.com

خالق کی یہ مرضی تھی پئے قوت اسلام
اک ساتھ بڑھیں علم و عمل، دولت و صمصام
ہو علم و عمل رہبرِ افواج خوش انجام
دولت کی حمایت سے ہو آسان ہر اک کام
گر مجمعِ کفار مزاحم ہو کسی گام
پھر مقتلِ واجب کے لئے پرشِ صمصام
دنیا میں تھا دولت کا خدیجہ کی بڑا نام
سب پیش کی تا کارِ رسالت ہو سر انجام
دولت بھی کوئی چیز تھی اِس نام کی خاطر
حاضر تھی تری جان بھی اسلام کی خاطر

اعلانِ نبوت کہیں یا دعوتِ اسلام
ہیں معشرِ انسان کی اصلاح کے دو نام
انساں تو ہے احسان فراموشی سے بدنام
اعلان کے ہوتے ہی کھڑے کر دیئے ہنگام
پہلے جو امیں کہتے تھے دھرنے لگے الزام
اب درپئے آزار تھا ہر خاص بھی اور عام
تحقیر ہر اک سمت تھی توہین ہر اک گام
سب موردِ تکذیب تھے اللہ کے پیغام
اس دور میں تصدیق کی صورت تھیں خدیجہ
اللہ کے اس دیں کی ضرورت تھیں خدیجہ

Presented by www.ziaraat.com

حامی تھیں یہ ہر لمحہ شہِ عقدہ کشا کی
حق یہ ہے اسی جہد میں جاں اپنی فدا کی
احساں نہ جتلایا نہ کچھ چوں و چرا کی
بس صبر کیا، ساتھ دیا، اُف نہ ذرا کی
فاقے کیئے، سختی سہی ہر رنج و بلا کی
اِس بی بی نے ہر حال میں حضرتؐ سے وفا کی
خالق نے بھی یوں عزت و تکریم سوا کی
اولاد سی نعمت اسی بی بی سے عطا کی
حضرتؐ کی رفاقت میں بڑا نام ہے اِن کا
تمہیدِ رسالت میں بڑا کام ہے اِن کا

Presented by www.ziaraat.com

یہ ذکرِ شرف، ذکرِ وفا، ذکرِ ولا ہے
تاریخِ مودّت میں نیا باب کھُلا ہے
اسلام سے بی بی کی عقیدت کا صِلا ہے
ہر شعر میں اِخلاص کا اک پھول کھِلا ہے
اوروں کے لئے فکرِ سُخن عام صَلا ہے
ہم کو تو خزینہ یہ وَراثت میں مِلا ہے
اظہارِ مودّت ہی مرے فن کی جِلا ہے
پر حق نہ ادا کر سکا یہ خود سے گِلا ہے
حق نے تجھے جنّت میں بصد شان بلایا
تیرے لئے یاقوت کا ایوان بنایا

Presented by www.ziaraat.com

عالم کی خواتین کی سردار ہیں زہرہ
لختِ جگرِ احمدِ مختار ہیں زہرہ
عِصمت کا فلک، مطلعِ انوار ہیں زہرہ
عِفّت کا گہر، پیکرِ ایثار ہیں زہرہ
گلزارِ دیں، نکہتِ گلزار ہیں زہرہ
اور طاہرۂ عترتِ اطہار ہیں زہرہ
آثارِ مودّت کی نگہ دار ہیں زہرہ
پس حشر میں ہم سب کی طرفدار ہیں زہرہ
مادر کے چلن باپ کے کردار کی تصویر
مخدومہ ہیں اخلاق اور ایثار کی تنویر

Presented by www.ziaraat.com

خود آیۂ تطہیر کی تفسیر ہیں زہرا
اور سورۂ کوثر کی بھی تعبیر ہیں زہرا
قربیٰ بھی ہیں اور صاحبِ تطہیر ہیں زہرا
یوں معنیٔ قرآن کی تصویر ہیں زہرا
اک جسم میں اللہ کی تنویر ہیں زہرا
بر صفحۂ کلِ نور کی تحریر ہیں زہرا
ہر شیعہ کی فریاد کی تاثیر ہیں زہرا
اور پیشِ خدا صاحبِ توقیر ہیں زہرا
ان کو بھی صلہ حق کی حمایت کا ملا ہے
بابا کی طرح اذن شفاعت کا ملا ہے

Presented by www.ziaraat.com

اسلام کی تاریخ کا اِک باب درخشاں
اور شوکتِ اسلام کا اک نیّرِ تاباں
اپنے بھی، پرائے بھی جسے مان لیں یکساں
عصمت کی صداقت کی یہ اک صاف ہے برہاں
یہ عمرِ قلیل اور یہ بلند درجۂ ایماں
اعجاز و تجلّی سے فرشتے بھی ہیں حیراں
اور آپ کی تسبیح بنی وردِ مسلماں
اُمت پہ یہ ناموسِ رسالت کا ہے احساں
خورشیدِ ولایت کا بھی برجِ شرف ہیں
بخشے جو امامت کے گہر یہ وہ صدف ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ایماں کی جِلا تذکرۂ حُسنِ قرابت
کیا ارفع و اعلیٰ ہے ہر اک آپ کی نسبت
بابا ہے جہانوں کی اماں فخرِ رسالت
شوہر ہے شجاعت کا عَلَم مہرِ امامت
مادر ہے کریمی کا نشاں بحرِ سخاوت
اور ذرّیتِ پاک ہے مینارِ ہدایت
یہ منزلتِ علم و نسبُ، اوجِ کرامت
یکجا نہ نظر آئیں گے تا حدِّ قیامت
اسلام کو یہ فخر ملا آپ کے دم سے
شک جس کو ہو ثابت کرے تاریخِ اُمم سے

Presented by www.ziaraat.com

اور حُسنِ تعارف کا بیاں جتنا ہو، کم ہے
یہ قولِ نبیؐ سارے صحیفوں میں رقم ہے
فرمایا کہ زہرا ہے مری جاں، مرا دم ہے
رنج اِس کا ہر اک میرے لئے موجبِ غم ہے
مردود ہے جو اِس کے لئے وجہ اَلَم ہے
نصرت جو کرے مستحقِ رحم و کرم ہے
یہ حسنِ عمل، آبروئے اہلِ حرم ہے
ہاں اُسوۂ احسان ہر اک اِس کا قدم ہے
یہ راضی ہے جس سے وہ ہے اللہ کا پیارا
ناراض ہے جس سے وہ ہے پھٹکار کا مارا

Presented by www.ziaraat.com

یہ لائقِ تعظیم ہیں ہر اک کو دکھایا
ہوتے تھے کھڑے آپ جو موقع کوئی آیا
کچھ اس میں تنازع نہیں، اپنا یا پرایا
ہر ایک نے اس سنّتِ احمدؐ کو جتایا
اس طور سے حضرت نے یہ اُمّت کو بتایا
ہے عزّ و شرف بی بی نے اللہ سے پایا
اللہ نے خاتونِ جناں ان کو بنایا
خدمت کے لئے ان کی فرشتوں کو لگایا
بخشش کا تمہاری یہی سامان کریں گی
اُمّت کے لئے بیٹوں کو قربان کریں گی

Presented by www.ziaraat.com

سو جائیں تو چکّی بھی فرشتے ہی چلائیں
تھک جائیں تو جھولا بھی فرشتے ہی ہلائیں
وعدہ کریں بی بی تو فرشتے ہی نبھائیں
حسنینؑ کی پوشاک بھی جنت سے ہی لائیں
معتوب بھی فریاد کو اِس در پہ ہی آئیں
پھر بال و پر انعام میں اِس در سے ہی پائیں
بن جائیں جو سائل تو وہ اِس در پہ ہی جائیں
تا نانِ جویں خانۂ زہرا سے ہی پائیں
معصوم ہیں یہ عزّ و شرف اِن کا صلا ہے
مخدومۂ کونین لقب اِن کو ملا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بچپن میں شرف باپ کی نصرت کا ملا تھا
اظہارِ محبت کا یوں دروازہ کھلا تھا
ان ہاتھوں سے تبلیغ کا ہر زخم دُھلا تھا
ہر خوں کا نشاں اشک کے قطروں میں تُلا تھا
ہر لمحہ فداشۂ پہ تھیں یہ جوشِ وِلا تھا
محزون ہوں کب ان کو گوارا یہ بھلا تھا
طاعت کا شرف جذبۂ صادق کی جِلا تھا
محبوب کی خدمت ہی فقط اِن کا صِلا تھا
کیوں ذاتِ نبیؐ گردشِ آلام میں آئے
حاضر ہے مری جان اگر کام میں آئے

Presented by www.ziaraat.com

جب عازمِ فردوس ہوئے سرورِ عالم
برگشتہ جہاں ہو گیا، مونس تھا دمِ غم
ہر وقت فغاں کرتی تھیں بے چین تھیں ہر دم
پر زخمِ جدائی کا تو ممکن نہیں مرہم
اپنوں کی تسلّی سے یہ ہو سکتا ہے کچھ کم
افسوس! مگر رنج و ستم مل گئے باہم
چھینی گئی جاگیرِ فدک بی بی سے اُس دم
شفقت کی جگہ نشترِ آزار تھے پیہم
بیٹوں کی طرح آپ بھی مظلوم ہیں بی بی
بابا کی وراثت سے بھی محروم ہیں بی بی

Presented by www.ziaraat.com

یعقوبؑ کو یوسفؑ کے لئے رنج تھا کتنا
آدم بھی بہت روئے، مگر روئے نہ اتنا
زہراؑ نے کیا ماتم و غم باپ کا جتنا
حضرتؐ کے جدا ہونے کا اندوہ تھا کتنا
کچھ اس سے عیاں ہوتا ہے بی بی کا تڑپنا
اک رونے کو مخصوص مکاں کر لیا اپنا
ہو گی نہ بیاں شدّتِ غم اور نہ سسکنا
چاہوں میں اگر حزن کی روداد کا لکھنا
اشکوں سے رقم بابِ وفا کر گئیں زہراؑ
ملحق ہوئیں بابا سے قضا کر گئیں زہراؑ

Presented by www.ziaraat.com

تھوڑی سی بھی باقی ہے اگر غیرتِ ایماں
لازم ہے کہ کچھ غور کرے اِس پہ مسلماں
ہو جن کی مودّت کی سند آیتِ قرآں
ہوں جن کے اب وجد کے مسلمان پہ احساں
یوں اُن کے مٹانے پہ تُلیں وقت کے سلطاں
چُن کر بنی ہاشم کے گھروں کو کریں ویراں
بند اُن پہ کریں علم و معیشت کے سب الواں
تا اُن پہ کسی طرح نہ ہو زندگی آساں
بس اُن کی خطا یہ کہ قرابت ہے نبیؐ سے
اور اِن کو حقیقت میں عداوت ہے نبیؐ سے

Presented by www.ziaraat.com

افسوس مسلماں کی مٹی شوکت و عظمت
وہ دبدبۂ و شان، وہ توقیر وہ عزّت
اب پاس ہے تعلیم نہ وہ فہم و فراست
دولت تو میسّر ہے مگر چھن گئی حکمت
دنیا کے لئے دیں ہے ماتحتِ سیاست
قرآں سے سند لیتا ہے ہر فعلِ خباثت
ہر جاہل و ناداں کو ملی دیں کی قیادت
کام اِن کا ہے احکامِ تعصب کی اطاعت
گر آج مسلماں کو مقدّر کا گلہ ہے
لاریب یہ خود کردہ گناہوں کا صلہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

گر آلِ محمدؐ کی مودّت سے نہ پھرتے
گر عترتِ اطہار کی تحقیر نہ کرتے
تب علم و ہدایت کے مراکز سے نہ ہٹتے
بہرِ طلبِ زر درِ باطل پہ نہ جھکتے
اور طاعتِ حق میں کسی نقصاں سے نہ ڈرتے
باتوں پہ منافق کی کبھی کان نہ دھرتے
ارشادِ نبیؐ کو کسی صورت نہ بدلتے
عترت کو سزاوارِ عداوت نہ سمجھتے
تفریق سے امت کا یہ احوال نہ ہوتا
اور عالمِ اسلام بھی بے حال نہ ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

اُمّت کے لئے باعثِ توقیر مودّت
ہے فتح و جہاں بانی کی شمشیر مودّت
تفریق مٹانے کی ہے تدبیر مودّت
اور علم کو پھیلانے کی تحریر مودّت
اللہ کے احکام کی تفسیر مودّت
ہر مومنِ خالص کی ہے تقدیر مودّت
اک مرکزِ اسلام کی تعمیر مودّت
منصور و جہاں دار و جہانگیر مودّت
ہر ایک مسلماں پہ یہ احسانِ خدا ہو
وہ معتقدِ منزلتِ آلِ عبا ہو

Presented by www.ziaraat.com

یہ منزلِ اوّل ہے مودّت کے بیاں کی
تھی کب سے نہاں دل میں جو تحریر، عیاں کی
تصویر ہے یہ معجزۂ کلکِ رواں کی
اک جست میں طے منزلِ تحمید وفغاں کی
اب پیشِ نظر منزلِ دوئم ہے جناں کی
جو آخری منزل ہے مودّت کے مکاں کی
شہ نامہ کی جو جان ہے ظاہر وہ کہاں کی؟
جس نے مرے افکار کی پیری بھی جواں کی!
لاحق ہے تردّد پہ بھروسا بھی ہے مجھ کو
صاحبؑ کی سفارش کا سہارا بھی ہے مجھکو

Presented by www.ziaraat.com

دل شبیر ہے چودہ کی ولا ساتھ ہے میرے

قربیٰ کی مودّت کا صلہ ساتھ ہے میرے

اِس صدق بیانی کی ضیا ساتھ ہے میرے

احمدؐ کے گھرانے کی ثنا ساتھ ہے میرے

کمزور ہوں لیکن یہ عصا ساتھ ہے میرے

مِدحت کی یہ تحریر بقا ساتھ ہے میرے

معصومؑ کی تائید و رضا ساتھ ہے میرے

صاحبؑ کی مدد اور عطا ساتھ ہے میرے

شہ نامہ کو اب عزّتِ تکمیل عطا ہو

تصنیف کو شہرت بھی بہ تعجیل عطا ہو

Presented by www.ziaraat.com